س 1: سیرت طیبہ محمدؐ کی روشنی میں عظیم سپہ سالار کی خوبیاں بیان کیجیے۔

س 2: میدان جنگ میں ایک سپہ سالار کی حیثیت سے نبی اکرمؐ کے کردار کا جامع خاکہ پیش کیجیے۔

←→

## تعارف:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ترجمہ: تحقیق کہ تمہارے لیے حضور اکرمؐ کی ذات میں بہترین موجود ہے۔ (سورۃ الانبیاء)

حضور اکرمؐ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالم انسانیت کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ہر انسان خواہ وہ کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہو حضور اکرمؐ کی ذات اس کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ بادشاہ ہو، فقیر، سفارت کار، تاجر، سپہ سالار، سپاہی غرضیکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے شخص کیلئے مکمل اور واضح مثال ہے۔

حضور اکرمؐ نے بطور سپہ سالار خود بھی کئی جنگوں میں حصہ لیا اور کئی لشکروں کی رہنمائی بھی فرمائی۔ بطور سپہ سالار آپؐ نے ایسے شاندار اصول متعارف کروائے جو کہ عرب میں پہلے موجود نہ تھے۔ ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ایک سپہ سالار نہ صرف یہ کہ وہ برتری حاصل کر سکتا ہے بلکہ کم نقصان اور نفری ہونے کے باوجود بھی وہ جنگ میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ آپؐ نے جو بھی جنگی حکمت عملی اپنائی اس میں امن کو واضح رکھا گیا۔ تاکہ عام لوگ کسی بھی جنگ کا شکار نہ ہوں۔ حضور اکرمؐ نے کل تقریباً 28 جنگیں لڑیں۔ جن میں 1058 افراد جنگ کا شکار ہوئے۔ یہ انسانی

~~تاریخ~~ میں جنگوں کا سب سے کم نقصان ہوا ہے۔ حضور اکرمؐ نے وہ جنگی طریقے جو آج سے چودہ سو سال اپنائے آج بھی ان کو اپنانے کی باتیں کی جاتی ہیں۔ بطور سپہ سالار آپؐ کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

## آپؐ بطور سپہ سالار اور ان کی خصوصیات

### جنگی نظریہ میں تبدیلی:

حضور اکرمؐ نے جب مدینہ کی ریاست قائم کی۔ تو کفار مکہ نے مدینہ میں بھی حضور اکرمؐ کو دکھ پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ تو آپؐ نے کفار کے خلاف جنگیں لڑیں۔ لیکن ان جنگوں کا مقصد ظاہری شان و شوکت، زمین کو حاصل کرنے، مال و دولت کے ڈھیر اکٹھے کرنے کیلئے نہیں لڑی گئیں بلکہ ان جنگوں کا مقصد صرف اور صرف اپنے مسلمانوں اور اسلام کے دفاع کے لیے لڑی گئیں۔ اس سے پہلے کفار مکہ جو بھی جنگ کرتے تھے۔ اس کا مقصد مال و دولت کو اکٹھا کرنے اور دشمن کے مال پر قابض ہونا ہوتا تھا۔ لیکن حضور اکرمؐ نے جنگ کرنے کا طریقہ بلکل بدل دیا۔ اور جنگوں کو دفاع کیلئے جائز قرار دیا

### مردم شناس شخصیت کے حامل:

حضور اکرمؐ مردم شناس شخصیت کے حامل تھے۔ حضور اکرمؐ نے اپنی شخصیت کے ذریعے لوگوں پر مثبت اثر ڈالا۔ صحابہ کرامؓ حضور اکرمؐ پر جان نچھاور کرتے۔ حضور اکرمؐ نے اپنے سپاہ کی ایسی

تربیت کی تھی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ہر حکم پر لبیک کہتے تھے۔ صحابہ کرام ؓ حضور اکرم ﷺ سے اپنے ماں، باپ اور اولاد سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے۔

## پر عزم اور مستقل مزاج شخصیت کے حامل سپہ سالار:

حضور اکرم ﷺ جب کسی چیز کا عزم ارادہ کر لیتے تو اس کو حاصل کرنے کیلئے مستقل مزاجی سے محنت کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے اسلام کی خاطر کئی مشکلات کا سامنا کیا۔ جب کافر نے حضور اکرم ﷺ کا جینا دشوار کر دیا۔ تو حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر جائے اور بعد میں حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اسلامی ریاست کی بنیاد ڈالی۔ کفار نے اسلامی ریاست کو ہر طرح سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی مگر حضور اکرم ﷺ کی دور اندیشی اور مستقل مزاج شخصیت کی وجہ سے کافروں کو ہر محاذ پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

## فتح مکہ کا واقعہ:

فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو سب لوگ حضور اکرم ﷺ سے خوفزدہ تھے کہ وہ ان سے انتقام لیں گے۔ مگر حضور اکرم ﷺ سر جھکا کر مکہ میں داخل ہوئے اور تمام دشمنوں کو معاف کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے بطور سپہ سالار نہایت ہی عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کیا اور باقی دنیا کیلئے مثال قائم کر دیا۔

## بہادر سپہ سالار:

حضور اکرم ﷺ نہایت ہی بہادر ہونے اور جرأت مند تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہر بڑے دشمنوں کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ غزوہ بدر میں صرف 313 مسلمانوں نے 900 سے زائد کفار کا مقابلہ کیا اور شکست میں بدل دیا کافروں کو۔ حضور اکرم ﷺ نے ہر جنگ کو بہادری اور دلیری سے لڑا۔ خواہ وہ پھر غزوہ احد میں مسلمانوں کا صف بندی کی ترتیب خراب کر دینا یا اور کوئی مسائل ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے بطور سپہ سالار نہ صرف خود بلکہ اپنے سپہ کو بھی متحد اور یکجا رکھا۔ اور ان تمام دشمنوں کا بہادری سے مقابلہ کیا جو تعداد اور وسائل دونوں میں مسلمانوں پر برتری رکھتے تھے۔

## بطور سپہ سالار حضور اکرم ﷺ کی جنگی حکمت عملی

بطور سپہ سالار حضور اکرم ﷺ کی درج ذیل جنگی حکمت عملی ہوا کرتی تھی۔

### تباہی پھیلانے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے جنگ دوران ہر قسم کی تباہی کو پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔ حضور اکرم ﷺ جب جنگ پر اپنے صحابہ کو بھیجتے تو ان کو واضح ہدایت دیتے تھے کہ کسی قسم کی تباہی نہ کی جائے۔ سب لوگ جن کے پاس ہتھیار نہیں تھے ان کو قتل کرنے کی ممانعت تھی۔ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں پر ظلم کرنے سے ممانعت تھی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

ان اللہ لا یحب الفساد۔

بے شک اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

## آگ میں جلانے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "آگ کا عذاب سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے اور کسی کو حق نہیں"۔ اس سے پہلے فتح مکہ میں یہ رواج تھا کہ دشمن کو آگ میں زندہ یا مردہ جلا دیا جاتا تھا۔ مگر حضور اکرم ﷺ نے اس عذاب کو ختم کر دیا۔

## قتل سفیر کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے قتل سفیر سے منع فرمایا۔ ایک دفعہ مسیلمہ کذاب کا ایک سفیر خط لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں گستاخانہ الفاظ لکھے ہوئے تھے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر قتل سفیر کی ممانعت نہ ہوتی تو میں تیرا سر اڑا دیتا"۔

## رات کے وقت حملہ کرنے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ جب رات کے وقت دشمن کے علاقے پہنچ جاتے تو رات کو وہ حملہ نہیں کرتے تھے بلکہ صبح ہونے کا انتظار فرماتے تھے۔ اس سے پہلے یہ رواج تھا کہ ملک والے ایک دوسرے پر رات کے وقت حملہ فرماتے تھے اور ہر طرف تباہی مچا دیتے تھے۔ مگر حضور اکرم ﷺ نے اس رسم و رواج کو ختم کر دیا۔

## غیر مسلح افراد پر حملہ کرنے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو یہ واضح نصیحت فرمائی تھی کہ وہ کسی بھی غیر مسلح شخص پر حملہ نہ کریں جیسے کہ عورتیں، بچے، بوڑھے اور جوان جو کہ لڑائی نہیں کرتے اور وہ غیر مسلح ہیں تو ان کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

باندھ کر قتل کرنے کی ممانعت:
حضور اکرم ﷺ نے باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

## حضور اکرم ﷺ بطور سپہ سالار: جنگ کے مقاصد اور ان کا کردار

حضور اکرم ﷺ نے بطور سپہ سالار کئی جنگوں میں حصہ لیا اور ان جنگ کرنے کے پیچھے کئی وجوہات تھیں حضور اکرم ﷺ کبھی بھی جنگ کو شوق سے لڑنے کی کوشش نہیں بلکہ انہوں نے سب سے پہلے امن کو قائم کرنے کی کوشش کی۔ جنگ تب ہوتی جب اور کوئی متبادل نہ ہوتا تو حضور اکرم ﷺ نے جنگ کے دوران بھی ایسی حکمت عملی اپنائے کہ وہ دشمن پر برتری بھی حاصل کر لیں اور جانی نقصان بھی کم ہو۔

اپنے سپاہ کی اخلاقی و روحانی تربیت:
حضور اکرم ﷺ نے جنگ کے دوران اپنے صحابہ کی تربیت فرماتے تھے اور ان کو اصول وضع کرنے بتایا کہ جنگ کو کیسے لڑا جائے یہی وجہ ہے بدر، احد جیسے غزوات میں صحابہ کرام رضی کم تعداد کے باوجود بھی بہادری سے لڑتے تھے اور کبھی بھی نہیں گھبراتے تھے بلکہ جہاد سفر میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔

سپاہ کے اندر مقصد کی اہمیت کا احساس پیدا کرنا:
حضور اکرم ﷺ نے اپنے سپاہ کے اندر مقصد جہاد کو بڑی خوبی اور زبردست انداز

میں پیدا کیا۔ صحابہ کو بتایا کہ ان کا مقصد دنیاوی ان چیزوں سے زیادہ بڑا اور مقدم ہے۔ تو صحابہ نے بھی آپ کی ہر حکم پر لبیک کہا اور ہر وقت حضورؐ کی خدمت کیلئے تیار رہتے تھے۔

سپاہ کے اندر استقامت اور بہادری جیسی صلاحیتیں پیدا کرنا

حضور اکرمؐ اپنے صحابہ کے اندر استقامت اور بہادری جیسے جذبات کو بڑی خوبی سے نمایاں کیا۔ آپ نہ ہی کبھی خود گھبرائے اور نہ ہی صحابہ کو گھبرانے دیا۔ غزوات میں دشمن تعداد اور اسلحہ میں زیادہ ہونے کے باوجود بھی ہار گیا کیونکہ آپ اور ان کے صحابہ ثابت قدم رہے اور کبھی بھی نہیں گھبرائے۔

غزوہ احد میں جب صحابہ کرامؓ کے درمیان کھلبلی مچی تو حضور اکرمؐ نے ان کو بڑی مہارت سے دوبارہ یکجا کر کے دشمن پر حملہ آور ہوئے اور ان کو شکست دے دی۔

غزوہ بدر جیسے واقعات میں 313 صحابہ نے اپنے سے تین گناہ زائد (1000) کفار کا مقابلہ کیا اور ان کو شکست سے دوچار کر دیا۔

غزوہ احزاب میں حضور اکرمؐ نے چند صحابہ کے ساتھ ملکر مدینے کے گرد خندق کھود کر اپنا دفاع کیا۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضور اکرمؐ کی شخصیت سے ہر صحابہ نے براہ راست فائدے حاصل کیے تھے اس لیے حضرت عمرؓ کے دور میں اسلامی سلطنت 22 لاکھ مربع میل پر مشتمل ہو گئی۔

## حضور اکرمؐ بطور مقبول سپہ سالار

حضور اکرمؐ اپنے سپاہ میں نہایت ہی مقبول تھے۔ صحابہ حضور اکرمؐ سے ہر چیز سے زیادہ محبت کرتے تھے اور ہر وقت ان پر جان نچھاور کرنے کیلئے تیار رہتے تھے

کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اطیعو اللہ و اطیعو الرسول ۝

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ (القرآن)

آپ ﷺ اتنے زیادہ محتاط تھے کہ جب آپ ﷺ وضو کرتے تو صحابہ ان کے وضو کا پانی بھی ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔

## حاصل بحث :

درج بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہر انسان کیلئے بہترین نمونہ ہیں حضور اکرم ﷺ آج کے دور میں بھی سب سے اول کیلئے بہترین نمونہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے قیام کردہ اصول آج بھی اتنے ہی قابل عمل اور قابل فہم ہیں جتنے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے تھے۔ اکیسویں صدی میں بھی ہمیں امن و سکون کی بجائے ہر طرف ظلم اور جبر کی حکمرانی دکھائی دے رہی اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگوں اور مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے اصولوں کو نہیں اپنایا اور اپنی عقل کو استعمال کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے ہر طرف ظلم کا بازار گرم نظر آتا ہے آج بھی مسلمان اگر حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے جنگی طریقے اور حکمت عملی پر عمل کریں تو وہ آج بھی دنیا پر حکمرانی کر سکتے اور اسلام کا پرچم بلند کر سکتے ہیں۔